۵۔ خبر مشہور اس کو کہا جاتا ہے جو اہل نحو کے نزدیک قابل تسلیم ہوتا ہے جیسے یہ حدیث: "نعم العبد صهيب لو لم يخف الله لم يعصه" جس کی کوئی بنیاد (ترجمہ: بہترین بندہ صہیب ہے اگر وہ خدا سے نہ ڈرتا تو وہ اسکو نہیں کہا تا)

(۶) خبر مشہور اس کو کہا جاتا ہے جو عام لوگوں میں ناپسند ہو جیسے یہ حدیث (العجلة من الشيطان) (اخرجه الترمذی وحسنه) (تفسیر مصطلح الحدیث لمحمود الرحمان ص ۲۳-۲۴) (جلد بازی شیطان کی عادت ہے۔

اس قسم کے بارے میں علامہ جلال الدین السیوطیؒ نے (تدریب الراوی) جلد ۲ میں تفصیلی بحث کی ہے اور علامہ الزرکشیؒ نے اپنی تصنیف (التذکرة فی الاحادیث المشتہرة ص ۱۰۳) میں خبر مشہور کے بارے میں ذرا تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اس سلسلہ میں جو کتاب مرتب کی ہے اس کو حروف معجم سے مرتب کیا ہے اور خبر مشہور اسکو مانا ہے جس کو زیادہ لوگ مانتے ہوں۔

سابقہ تعریفوں سے یہ خلاصہ نکلتا ہے کہ محدثین مشہور خبر کے بارے میں کافی مختلف مسالک رکھتے ہیں اور مشہور حدیث کی متعینہ تعریف کے بارے میں متفق الخیال نہیں ہیں اس باب میں متقدمین اور متاخرین کا خاصا اختلاف پایا جاتا ہے مختصر یہ کہ انھوں نے خبر مشہور کو دو مشہور قسموں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) المشہور الاصطلاحی) وہ خبر جو اصطلاحی طور سے زیادہ مشہور ہو (۲) المشہور غیر اصطلاحی) وہ خبر جو اصطلاحی پہلو سے زیادہ مشہور نہ ہو۔

(۱) اصطلاحی پہلو سے جو خبر زیادہ مشہور ہو اس کو کہا جاتا ہے جس کو روایت کرنے والے دو یا دو سے زیادہ افراد ہوں لیکن یہ تعداد تواتر کی حد کو نہ پہنچے

بحوالہ علامہ ابن الحجر العسقلانی (تدریب الراوی ص ر ۱۷) اس مشہور خبر کو خبر واحد میں شمار کیا جاتا ہے اگرچہ یہ خبر مشہور کی قسموں میں نہیں ہوتی: بحوالہ (مقدمہ ابن الصلاح) علامۃ بن الصلاح ص/۱۳۵

لیکن اصطلاحی پہلو سے خبر مشہور اس کو کہا جاتا ہے جس کی صحیح تعریف و بیان نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی غیر صحیح طریقہ پر اسکو تقسیم کیا جا سکتا ہے اس میں سے صحیح بھی ہوتی ہے۔ حسن بھی، ضعیف اور موضوع بھی ہوتی ہے۔ اگر اصطلاحی پہلو سے خبر مشہور صحیح ہوتی ہے تو اس کی یہ ممیزہ خصوصیت ہوتی ہے کہ اس کو نہ تو غیر اصطلاحی خبر مشہور پر ترجیح دی جاتی ہے۔ بحوالہ تیسیر المصطلح الحدیث لمحمود الرحمٰن صفحہ ۲۳-۲۴-

متواتر خبر سے جڑی ہوئی ہونے کے سبب خبر مشہور کو غریب حدیث کے برابر کا درجہ حاصل ہوتی ہے کیونکہ اس کے مباحث اور حقائق کا دار و مدار زیادہ تر اسناد پر ہوتا ہے لیکن خبر متواتر میں اسناد کا خیال نہیں کیا جاتا ہے اسی طرح راویوں کی تعداد بھی خبر مشہور میں خبر آحاد کے برابر نہیں ہوتی اور نہ ہی متواتر کی تعداد سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ اول اور آخر میں خبر مشہور غریب حدیث سے زیادہ مشابہ ہوتی بحوالہ "علوم الحدیث" ص / ۲۴ ر صبحی صالح۔

اصطلاحی پہلو سے محدثین کے نزدیک مشہور کی پانچ قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱) صحیح (۲) غیر صحیح (۳) حسن (۴) ضعیف (۵) باطل۔

محدثین کے نزدیک غیر اصطلاحی پہلو سے خبر مشہور کی کیا تعریف کی جاتی ہے!

وہ حدیثیں جو علماء اور عالم لوگوں کی زبانوں پر شہرت کی کثرت کے سبب

مجتہدین صدیوں میں زیادہ پھیلی ہوئی تھیں اور ان میں کسی طرح کی شرط کا ہونا ضروری نہیں ہوتا تھا۔ اس خبر کو مشہور غیر اصطلاحی کہا جاتا تھا اور یہ حسب ذیل امور سے جڑی ہوتی تھیں۔ (۱) جس کے لئے ایک سند کی بھی ضرورت نہ تھی (۲) جس کے لئے زیادہ سندوں کی بھی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔

یہ ہی حدیثیں ایسی ہوتی تھیں جو مختلف علوم کے علماء کے اور عوام کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے اور جن کی کوئی سند نہیں ہوتی ہے۔ عوام اور خواص کے درمیان ان حدیثوں کی شہرت کے سبب محدثین نے یہ ہی قسم وضع کی اور اس کو غیر اصطلاحی خبر مشہور نام دیا گیا ایسی حدیثیں اہل حدیث علماء اور عوام کے درمیان میں زیادہ شہرت پاتی تھیں مخصوص طور پر ان کے درمیان جو حدیث، فقہ، اصول اور نحو کے قواعد کی زیادہ مہارت رکھتے تھے سابقہ تجزیہ میں ان حدیثوں کا تذکرہ آچکا ہے۔ پھر غیر اصطلاحی خبر مشہور کی توضیح کیا جاتا ہے اور نہ ہی غیر صحیح بلکہ صحیح غیر صحیح، حسن، ضعیف اور باطل حدیثوں کی آمیزش ہوتی ہے جیسا کہ علامہ سیوطیؒ نے اپنی تصنیف (تدریب الراوی جلد ۲ ص/ ۱۷۳-۱۷۵) میں متعدد حدیث صحیح حدیث حسن اور حدیث باطل بیان کی ہیں مشہور حدیث کی مثال یہ صحیح حدیث ہے

"ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعاً ینتزعہ من الناس الی آخرہ"۔

ترجمہ: بلاشبہ علم کو اس وقت تک نہیں اٹھا لیتا ہے جبتک کہ لوگوں میں سیکھنے کا جذبہ ہو اور لوگ ایک دوسرے سے اس کو نہ چھین لیں۔

اس طرح مشہور حدیث کی مثال یہ حسن حدیث ہے "طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ" (علم کا طلب کرنا ہر مسلم مرد اور عورت پر فرض ہے)